روزنامہ
DAILY
INTISAB INTERNATIONAL
ISLAMABAD
انتساب
انٹرنیشنل
اسلام آباد

جمعۃ المبارک
03 اپریل 2020ء

اشاعت خاص

کارپوریٹ سیکٹر کی سماجی ذمہ داریاں

تحریر: ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

ہر سماج اور معاشرے میں ایسے افراد کی بے شمار تعداد ہے جن میں صلاحیت ہے لیکن موقع نہیں ملتا اور کئی ایسے افراد ہیں جن کے پاس مواقع تو موجود ہیں لیکن ان میں صلاحیت نہیں ہے جس کے باعث وہ معاشرے کے ناکام یا ناکارہ افراد کہلاتے ہیں

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ صلاحیت اپنے لئے مواقع پیدا کر لیتی ہے اور مواقع اپنے لئے باصلاحیت لوگ تلاش کر لیتے ہیں۔ تعلیم و تربیت اور علم و ہنر دراصل اسی مقصد کے لئے ہوتے ہیں تاکہ افرادی قوت کی تعمیر ہو سکے

انسانیت نے بہ حیثیت مجموعی اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے کہ نفع کمانے کے ساتھ ساتھ ان بستیوں میں غربت افلاس جہالت اور بے ہنری کو بھی ختم کرنا چاہیے جہاں ان کے بڑے بڑے پلانٹ منافع بخش لگے ہیں اور مٹی کو سونا کر رہے ہیں

اردگرد اس فارمولے کو بنیاد بنا کر جائزہ لیں تو ہمیں احساس ہوگا کہ ہر سماج اور معاشرے میں ایسے افراد کی بے شمار تعداد ہے جن میں صلاحیت ہے لیکن موقع نہیں ملتا اور کئی ایسے افراد ہیں جن کے پاس مواقع تو موجود ہیں لیکن ان میں صلاحیت نہیں ہے جس کے باعث وہ معاشرے کے ناکام یا ناکارہ افراد کہلاتے ہیں۔ مواقع پیدا کرنا تاکہ اہل افراد ان مواقع سے فائدہ اٹھا کر کامیابیاں حاصل کریں اور معاشرہ مجموعی طور پر متحرک ہو سکے ایک اہم ترین سماجی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح بے صلاحیت افراد کی ایسے خطوط پر تربیت کرنا کہ ان کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو ابھارا جا سکے، یہ بھی برابر کی اہم سماجی ذمہ داری ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ صلاحیت اپنے لئے مواقع پیدا کر لیتی ہے اور مواقع اپنے لئے باصلاحیت لوگ تلاش کر لیتے ہیں۔ تعلیم و تربیت اور علم و ہنر دراصل اسی مقصد کے لئے ہوتے ہیں تاکہ افرادی قوت کی تعمیر ہو سکے۔ کسی بھی فلاحی ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ایک طرف افرادی قوت کی تعمیر و ترقی کا انتظام کرے اور دوسری طرف صنعت و تجارت اور خدمات کا ایسا سسٹم تیار کرے کہ پیداواری سرگرمیاں عروج پا سکیں۔ دنیا میں فلاحی ریاستیں ایسا ہی کرتی ہیں لیکن پاکستان جو کہ کسی لحاظ سے فلاحی جمہوری اور اسلامی ریاست نہیں بن سکا اس کے زیر سایہ پروان چڑھنے والے معاشرے اور افراد کی حالت زار بگڑتی چلی جاتی ہے۔ ایسے معاشروں میں بیروزگاری تمام حدیں پھلانگ جاتی ہے۔ غربا اور ضرورتمندوں کی فوج ظفر موج پیدا ہوتی ہے۔ [illegible] مساکین اور بیماروں کو سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور جب غربت حد سے بڑھ جائے تو غریبوں میں ردعمل سر اٹھانا شروع کر دیتا ہے اور یہی ردعمل خانہ جنگی، دہشتگردی اور بغاوت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ غریبوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور چھیننے اور مانگنے والوں کے جتھے تیار ہونا شروع ہوتے ہیں جن کے وجود کے سبب بے سہارا معاشرے اجڑ جاتے ہیں اور اس ویرانی کا سب سے زیادہ نقصان سرمایہ کاری کرنے والے اداروں کو ہوتا ہے۔ انہیں اپنے کارخانے بند ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہی وہ خوف ہے جس کے تحت بڑے بڑے کاروباری اداروں اور کارپوریٹ مراکز نے اپنے اردگرد کے لوگوں کی صلاحیت بڑھانے اور ان کے لئے روزگاری مواقع پیدا کرنے کے لئے منصوبے بنائے اور اس اہتمام کو کارپوریٹ سوشل ریسپانسبلٹی (سی ایس آر) کا نام دیا۔ آج دنیا کی تمام ملٹی نیشنل کمپنیاں سماجی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے بجٹ مخصوص کرتی ہیں [illegible] کی طرف سے [illegible] اور اسے [illegible] نیشنل کمپنیاں [illegible] اس مد میں [illegible] سالانہ [illegible] خرچ کرتی ہیں۔

رہے اور بنیادی ضرورتیں ریاست کے ہر فرد کو ملیں۔ اسوہ حسنہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کارآمد شہری بنانے کے لئے کس طرح ترغیب دیتے تھے۔ ایک بار مسجد نبوی ﷺ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ بھوکا ہوں اور روزگار بھی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے کہا کہ کیا تیرے پاس کوئی اثاثہ ہے جس کے جواب میں اس شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک [illegible] ہے جس میں پانی پیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیالہ لے آؤ۔ پھر آپ ﷺ نے اصحاب اکرام سے فرمایا کہ کوئی ہے جو اس پیالے کو خریدے۔ ایک صحابی نے کہا کہ میں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ [illegible] اس کے زیادہ دام کون لگائے گا۔ پھر ایک صحابی آگے [illegible]

مقصد کے لئے اگر آپ کمپنی کو بھی ساتھ شامل کر لیں تو پھر تعمیر افراد سے آگے بڑھ کر تعمیر معاشرہ کا مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔ قرآن حکیم نے آغاز میں ہی ارشاد فرمایا کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور ہدایت ہے ان متقی لوگوں کیلئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور اس رزق سے انسانوں کی ترقی اور خوشحالی کے لئے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے ان کو دیا۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ متقی لوگ وہی ہیں جو تعمیر افراد اور تعمیر معاشرہ کی سماجی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے اپنے مال سے خرچ کرتے ہیں۔ [illegible] کرتے ہیں جس کے ذریعے یتیم [illegible]

تھے غریبوں کو غلام بناتے تھے اور سماج کی ہر ضرورت کو پس پشت ڈال کر محل اپنی تجوریاں بھرتے جاتے تھے۔ انسانیت نے بہ حیثیت مجموعی اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے کہ نفع کمانے کے ساتھ ساتھ ان بستیوں میں غربت افلاس جہالت اور بے ہنری کو بھی ختم کرنا چاہیے جہاں ان کے بڑے بڑے پلانٹ منافع بخش لگے ہیں اور مٹی کو سونا کر رہے ہیں۔ پاکستان میں یوں تو انفرادی طور پر کاروباری حضرات صدقہ و خیرات میں کمی نہیں کرتے لیکن کاروباری ادارے کے طور پر سماجی ذمہ داریاں نبھانے کا رجحان زیادہ نہیں پکڑ پایا۔ البتہ بعض اداروں نے ملک کی بے حالی میں قومی فریضہ ادا کیا۔ سندھ کے سیلاب زدہ علاقوں میں انجمن ہلال احمر پاکستان کے ساتھ [illegible] گھر بنائے ہیں اور ان گھروں کی تعمیر کے [illegible]

نے بھی سماجی بہتری کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں اور صوبہ سندھ اور بلوچستان کے دور دراز اور پسماندہ ترین علاقوں میں تعلیم و تربیت کے مراکز اور روزگار کے مواقع مہیا کئے جا رہے ہیں۔ [illegible] پاکستان میں [illegible] انشورنس سیکٹر [illegible] ان کے [illegible] سی ایس آر کی طرف راغب نہیں ہوا ہے۔ [illegible] گروپ نے آغاز کر دیا ہے [illegible] یونائیٹڈ انٹرنیشنل گروپ کے [illegible] نے ذاتی دلچسپی لے کر راولپنڈی میں تعلیم اور صحت کے منصوبے شروع کر دیئے [illegible] نے ماحولیات کی بہتری کے لئے اقدام اٹھائے ہیں۔ [illegible]

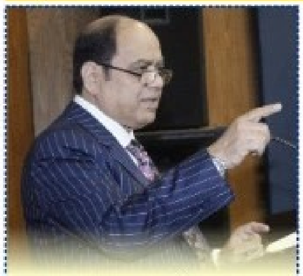

کنوینر ایف پی سی سی آئی (سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی برائے انشورنس)
صدر پاکستان اکانومی واچ
گروپ کنٹری منیجر یونائیٹڈ انٹرنیشنل گروپ

[illegible]

ہیں۔ اسلام نے سماجی ذمہ داریوں کی ادائیگی کو مسلمان کا مقصد حیات قرار دیا ہے۔ اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی مقصد ہی معاشرے کے تمام افراد کی کفالت کرنا [illegible] صلاحیتوں کو ابھار کر [illegible] مواقع پیدا کرنے [illegible] صدقہ و خیرات اور [illegible]

آپ ﷺ کی محفل میں حاضر ہوا اور [illegible] ﷺ میں [illegible]

[illegible]

ہے۔ کوئی 12 کے دن [illegible] کی محبت میں گرفتار رہنے کے جرم میں [illegible] آگیا وہ چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنے بیٹوں کو اپنی بیوی کو اپنے بھائی کو اور اپنے خاندان کو جو اسے پناہ دیتا رہا اور روئے زمین کے ہر شخص کو فدیہ میں دے [illegible] [illegible] آگ کی لپیٹ جو کھال ادھیڑ دے گی۔ [illegible] اور جمع کیا اور [illegible] قرآن مجید میں اس حوالے سے ایک دوسری جگہ ارشاد ہے کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں [illegible] اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے [illegible] بھلائی کی ترغیب [illegible] کہ [illegible] گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کسی قرابت مند یتیم یا کسی خاک آلود مسکین کو کھانا کھلانا [illegible] ایمان والے بنے اور جنہوں نے [illegible] اور دوسروں سے ہمدردی کی نصیحت کی۔ [illegible] نفرت کریں اور غربت سے نفرت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ غریب کی تعلیم و تربیت اور روزگار کے [illegible] تحریک چلائی جائے۔ ملک بھر میں ایسے سماجی منصوبے شروع کئے جائیں جن کے ذریعے [illegible] آگے ہاتھ پھیلانے کی بجائے [illegible] آداب کے ساتھ [illegible]